

دینی مدارس کو دیوار سے مت لگائیں

قاری نوید مسعود ہاشمی

آخر سیکولر ڈھن کے کچھ دانشور دینی مدارس کے پیچھے ہاتھ دھو کر کیوں پڑے ہوئے ہیں؟ مدارس کے غریب علماء اور طلبہ نے کسی کا کیا بگاڑا ہے؟ باوجود اس کے کہ ممبر پیر کے دن وزیر اعظم ہاؤس میں ہونے والے دینی مدارس کے اکابرین..... حکومت اور عسکری قیادت کے اجلاس میں وزیر اعظم نواز شریف، چیف آف آرمی اسٹاف جنرل راجیل شریف، وفاقی وزیر داخلہ چوہدری ثار علی خان نے کھل کر..... معاشرے میں نہ صرف یہ کہ دینی مدارس کے روشن کردار کو سراہا..... بلکہ ان کی ضرورت و افادیت کی اہمیت کو بھی دل و جان سے تسلیم کیا۔

اس اجلاس میں دہشت گردی کو مذہب کی طرف منسوب کرنے یا دینی مدارس کے ساتھ نتھی کرنے کی بھی شدید مذمت اور حوصلہ شکنی کی گئی..... سندھ سے لے کر صوبہ پنجاب کے تقریباً تمام چھوٹے بڑے مدارس پر چھاپے بھی مارے گئے..... مگر وزیر داخلہ چوہدری ثار علی خان..... اور وزیر قانون رانا ثناء اللہ کے مطابق..... کسی مدرسے سے نہ تو کوئی دہشت گرد پکڑا گیا..... اور نہ ہی کسی مدرسے سے کلاشنکوف اور پستل تو دُور کی بات..... خنجر تک بھی برآمد نہیں ہوا..... مگر اس کے باوجود بعض ٹی وی چینلز کے اسٹوڈیوز میں لگنے والی..... عدالتوں میں نام نہاد دانشور..... دینی مدارس کا استہزا اڑاتے ہوئے..... نہ صرف یہ کہ بغیر کسی ثبوت کے دینی مدارس کو دہشت گردی کے اڈے قرار دیتے ہیں..... بلکہ مدارس عربیہ کے پچاس لاکھ سے زائد طلبہ و طالبات کا کھلے عام مذاق اڑانے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔

ان میں سے بعض تو ایسے دانشور ہیں جو بار بار اپنی گفتگو میں..... دینی مدارس کے طلبہ کے لیے ”غریب بے چارے“ کے الفاظ استعمال کرتے ہیں..... اور یہ پروپیگنڈا کرتے ہیں کہ..... اگر دینی مدارس کے طلبہ کے والدین کے پاس روپے پیسے کی فراوانی ہوتی تو وہ اپنے بچوں کو کبھی بھی دینی مدارس میں دینی تعلیم حاصل کرنے کے لیے نہ بھیجتے۔

جب ٹی وی چینلز کے اسٹوڈیوز میں دینی مدارس کے خلاف خود ساختہ عدالتیں لگائی جائیں گی..... اور سیکولر افراد..... دینی مدارس کے علماء اور طلبہ کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈہ کرنا اپنے لیے ثواب کا کام سمجھیں گے..... تو سیکولر لادینوں کا یہی وہ تشددانہ رویہ..... اور مخصوص میڈیا کا کردار ہے..... جس کی وجہ سے سیکولر شدت پسندی کے رد عمل میں مذہبی شدت پسند جنم لیتی ہے..... پاک فوج کے سپہ سالار اعلیٰ جنرل راجیل شریف اگر اس قوم پر..... ایک کرم مزید کریں..... تو نجی ٹی وی چینلز کے ٹاک شوز میں جیسے مذہبی شدت پسندی یا فرقہ واریت کو بڑھاوا دینے والوں کو نہیں بلایا جاتا..... بالکل اسی طرح لبرل اور سیکولر شدت پسندی اور سیاسی کشیدگی کو ہوا دینے پر بھی مستقل پابندی عائد کروانے کی سبیل پیدا کر دیں..... یہ اس ملک اور قوم پر بہت بڑا احسان ہوگا۔

یہ امر باعث اطمینان ہے کہ نیشنل ایکشن پلان کے تحت..... ملک بھر کی مساجد اور مدارس..... تو ایک بھرپور نظم و ضبط کے مطابق..... امن و سلامتی کے پیغام کو عام کرنے کے لیے حکومت اور سپہ سالار اعلیٰ جنرل راجیل شریف کے مددگار اور معاون بن چکے ہیں..... لیکن بعض الیکٹرانک چینلز سے ابھی بھی..... ملک میں نفرتوں کو عام کیا جا رہا ہے..... لادینیت اور سیکولر شدت پسندی کو بڑھاوا دیا جا رہا ہے..... دینی مدارس کے نظام تعلیم اور دینی مدارس کے طلبہ و طالبات کا مذاق اڑایا جا رہا ہے۔

دینی مدارس کے علماء و طلبہ کو ان کی ”غربت“ کے طعنے اور کوسنے دیے جا رہے ہیں۔ مجھے جامعہ اشرفیہ لاہور کے ایک طالب علم کا فون آیا..... تو اس نجی چینل کے ٹاک شوز میں دینی مدارس کے طلبہ کو غربت کا طعنہ دینے والے..... ایک نووارد دانش ور جو پہلے پرویز مشرف کے دسترخوان کا خوشہ چیں تھے، بعد ازاں..... آصف علی زرداری کی پیپلز پارٹی کی رتھ پر چڑھ بیٹھے تھے..... وہاں سے سب کچھ سمیٹنے کے بعد موصوف آج کل..... نجی چینل کے اینکر اور خود ساختہ دانشور بن کر..... ملک میں نفرتیں عام کر رہے ہیں..... طالب علم نے بڑے دکھ کے ساتھ کہا کہ ”ہاشمی صاحب! کیا ہوا ہم غریب ہیں..... لیکن ہم نے کسی کی جیب تو نہیں کاٹی..... پرویز مشرف یا آصف علی زرداری کی چاکری کر کے نوٹ تو نہیں کمائے..... دینی مدارس کے طلبہ و طالبات کو غربت کا طعنہ دینے والے..... تجزیہ نگار اور دانشور کیا یہ چاہتے ہیں کہ ہم بھی انہی کی طرح..... غیر ملکی ایجنٹ بن کر ڈالر کمانا شروع کر دیں؟“

اس طالب علم کا کہنا تھا کہ ”ہاشمی صاحب! خدا کی قسم..... ہم غربت کی وجہ سے نہیں بلکہ..... پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی فرماں برداری..... اور دین سے بے پناہ محبت کی وجہ سے..... دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں..... اور یہ دینی تعلیم کا ہی کرشمہ ہے کہ دینی مدارس کے اندر آج بھی اپنے اساتذہ کرام کے احترام کا بے پناہ جذبہ موجود

ہے، افسوس کہ یہودی روشن خیالی کی بیماری میں مبتلا دین پرستوں نے دینی تعلیم کو حاصل کرنا تو درکنار دینی تعلیم کے اسلوب، افادیت و اہمیت کو بھی سمجھنا گوارا نہ کیا۔۔۔۔۔ جامعہ اشرفیہ لاہور کے اس طالب علم نے بالکل سچ کہا تھا۔۔۔۔۔ کاش کہ سیکولر دانشور۔۔۔۔۔ دینی تعلیم کے اسلوب اور مزاج کو سمجھ لیتے۔۔۔۔۔ تو کبھی اتنی بڑی ٹھوکر کھا کر منہ کے بل نہ گرتے۔۔۔۔۔ ”مدرسہ“ تو طلبہ کے تعلیم حاصل کرنے کی جگہ کو کہا جاتا ہے۔۔۔۔۔ اور مدرسہ کا اصطلاحی مفہوم۔۔۔۔۔ مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمودؒ نے بیان کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ ”مدرسہ عمارت کا نام نہیں۔۔۔۔۔ بلکہ استاذ، شاگرد اور کتاب کے تعلق کا نام ہے۔۔۔۔۔ اگر حکومت نے گارے، مٹی کی بنی ہوئی عمارتوں پر قبضہ بھی کر لیا۔۔۔۔۔ تو ہم درختوں کے سائے میں طلبہ کو قرآن و حدیث اور دینی علوم کی تعلیم دینا شروع کر دیں گے۔۔۔۔۔“ برصغیر کے نامور عالم دین۔۔۔۔۔ حضرت مولانا ابوالحسن علی ندویؒ فرماتے ہیں کہ ”مدرسہ سب سے بڑی کارگاہ ہے۔۔۔۔۔ جہاں آدم گری اور مردم سازی ہوتی ہے۔۔۔۔۔ جہاں دین کے داعی اور اسلام کے سپاہی تیار ہوتے ہیں۔۔۔۔۔ مدرسہ وہ مقام ہے کہ جہاں قلب و نگاہ اور ذہن و دماغ ڈھلتے ہیں“ ضروری نہیں کہ سیکولر اور لبرل دینی مدارس سے متفق ہوں۔۔۔۔۔ لیکن انہیں یہ حق کس نے دیا ہے کہ۔۔۔۔۔ نجی چینلوں کے اسٹوڈیوز میں بیٹھ کر خواہ مخواہ طلبہ و علماء اور دینی مدارس کے نصاب تعلیم کی توہین کرنا۔۔۔۔۔ اپنا نصب العین ہی بنالیں؟

دینی مدارس کے طلبہ کو ”غربت“ کے طعنے دینا شروع کر دیں؟ وفاق المدارس کے صدر حضرت مولانا سلیم اللہ خان اور ناظم اعلیٰ مولانا قاری محمد حنیف جالندھری بالکل ٹھیک نشانہ ہی کر رہے ہیں کہ۔۔۔۔۔ ”غیر ملکی مراعات یافتہ ایک مخصوص طبقہ دینی مدارس کے خلاف جان بوجھ کر نفرتوں کو ہوا دے رہا ہے، اور اگر یہ سلسلہ روکا نہ گیا تو یہ نیشنل ایکشن پلان کی ناکامی سمجھا جائے گا۔“ اگر کسی کو نصاب تعلیم یا دینی مدارس کے خلاف کوئی شکایت ہے تو اس کا ازالہ کیا جاسکتا ہے۔۔۔۔۔ لیکن جن کو دینی تعلیم اور دینی مدارس سے خدا واسطے کا بیر ہے۔۔۔۔۔ جو اسلامی احکام کے ہی مخالف ہیں۔۔۔۔۔ وہ جب بار بار میڈیا کو ”ٹول“ بنا کر دینی مدارس کے خلاف نفرتیں پھیلائیں گے۔۔۔۔۔ علماء و طلبہ کی توہین کریں گے۔۔۔۔۔ تو ایسے گمراہ اور شرارتی عناصر کوئی وی اسٹوڈیوز اور پبلک مقامات پر آ کر۔۔۔۔۔ مگر اہی پھیلانے سے روکنا بھی حکومت کی ذمہ داری ہے۔ (وما توفیق الا باللہ)

☆☆☆